نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

# افغانستان پر اقوام متحدہ کی ظالمانہ پابندیوں کے خلاف دفاعِ افغانستان کونسل اور متحدہ اسلامی کانفرنس کا انعقاد

ایک بار پھر افغانستان اور اس کی مظلوم عوام پر مسلم کش ادارہ اقوام متحدہ نے انسانی تاریخ کی نہایت ہی بدترین پابندیوں کا نفاذ 20 جنوری سے کر دیا ہے۔ یہ جانبدارانہ اور ظالمانہ قرارداد روس اور امریکہ دونوں نے متفقہ طور پر سلامتی کونسل میں پیش کی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا اطلاق بھی پلک جھپکنے میں شروع ہو گیا۔ ماضی میں انہی دو ظالم قوتوں کی باہمی کشمکش کے باعث افغانستان آج کھنڈرات میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اس وقت تو انہیں اور اقوام عالم کو اس اجڑے ہوئے ملک کی تعمیر نو کے لئے کردار ادا کرنا چاہیے تھا۔ لیکن طرفہ تماشہ یہ ہے کہ اسی لٹے پٹے ملک کے عوام پر انہی دو بدمعاشوں نے مصائب کے مزید پہاڑ گرانا شروع کر دیئے۔ اس موقع پر مسلم امہ نے اپنی روایتی بے حسی کا مظاہرہ پھر سے دوہرا لیا اور امریکہ کے فرمانِ شاہی کے مطابق اپنے مسلم بھائیوں کی ہر طرح کی امداد سے ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ آج افغانستان پھر سے شعب ابی طالب کا منظر پیش کر رہا ہے اور زمانہ حال کے ابوجہل وغیرہ پوری کوشش کر رہے ہیں کہ افغانستان کے لالہ زاروں اور پہاڑوں میں چراغِ مصطفوی اور دین حق کی جو شمع فروزاں ہوئی ہے اسے کسی بھی صورت میں جلنے نہ دیا جائے۔ لیکن یہ امریکہ اور اقوام متحدہ کی بہت بڑی بھول ہے اگر ان پابندیوں‘ جور و جفا اور جبر و قوت سے اسلام کا راستہ روکا جا سکتا تھا تو اسلام اپنے ابتداء ہی میں ختم ہو جاتا۔ لیکن یہ دین حق کا معجزہ ہے کہ یہ کسی بھی دور کی عالمی استعماری طاقتوں اور اپنے سے کئی گنا طاقتور دشمنوں کے سارے عزائم کو ناکام بنا کر پھیلتا چلا آ رہا ہے۔ محمدؐ عربی کے متوالے اقلیتوں پر یہ آزمائش کی گھڑی نئی نہیں ہے۔ ہر دور کے فرعونوں‘ ابوجہلوں‘ اور اصحابِ اخدود نے اپنے طور پر ایسی کوششیں کی ہیں لیکن الحمدللہ آخر کار یہ ساری کوششیں امتِ مسلمہ اور خصوصاً افغانیوں کے لئے تار عنکبوت ثابت ہوئی ہیں اور ہونگی۔ بظاہر امریکہ اور اقوام متحدہ نے افغانستان پر تازہ پابندیوں کے نفاذ کا فیصلہ اس لئے کیا ہے کہ وہاں پر عرب مجاہد اسامہ بن لادن نے پناہ لی ہوئی ہے اور اس وقت امریکہ کی نگاہ میں اسامہ بن لادن سب سے بڑا ”دہشت گرد“

ہے اور جب تک کہ امارت اسلامیہ افغانستان کے حکمران طالبان اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے نہیں کرتے یہ پابندیاں بڑھتی رہیں گی۔ لیکن حقیقت میں یہ سب الزامات باطل اور لغو ہیں۔ اسامہ بن لادن کی دہشت گردی اور مسلمانوں کی بنیاد پرستی امریکی تھینک ٹینکس پر قابض یہودی لابی کی اختراعات ہیں جبکہ زمینی حقائق اس کے بالکل برعکس ہیں یہی عظیم مجاہد اسامہ بن لادن جب افغانستان میں روس کے خلاف جہاد کر رہا تھا تو یہ ہیرو تھا اور افغانستان بھی ان کا ایک پسندیدہ ملک تھا لیکن جب اسی اسامہ نے امریکی استعمار کے سعودی عرب اور خلیج بلکہ تمام عالم اسلام میں بڑھتے ہوئے گھناؤنے کردار کے خلاف آواز اٹھائی تو امریکہ نے اس پر دہشت گردی کا الزام لگایا جبکہ طالبان حکومت اور "دفاعِ افغانستان کونسل" بار بار یہ اعلان کر رہی ہے کہ امریکہ اسامہ کے خلاف ثبوت فراہم کرے لیکن امریکہ ثبوتوں کی فراہمی اور غیر جانبدارانہ کمیشن سے کترا رہا ہے۔ دوسرا افغانستان اور امریکہ کے درمیان مجرموں کے تبادلے کا کوئی معاہدہ نہیں پھر طالبان افغانستان کی اسلامی حکومت کو امریکہ اور اقوام متحدہ نے تسلیم بھی نہیں کیا ہے تو پھر یہ مطالبہ چہ معنی دارد۔ تیسرا نقطہ یہ ہے کہ اسامہ بن لادن طالبان کی حکومت میں افغانستان نہیں آیا بلکہ برہان الدین ربانی کی دعوت پر افغانستان آیا تھا اور ربانی انہی کا منظور نظر اور اقوام متحدہ میں افغانستان کا صدر تسلیم کیا جاتا ہے تو اس کے خلاف بھی کاروائی کرنی چاہیے لیکن اس کے برعکس امریکہ، روس اور سلامتی کونسل نے نہایت ہی جانبداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور افغانستان کے بحران کو مزید طوالت دینے کے لئے شمالی اتحاد کو ان پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا ہے اور شمالی اتحاد کو طالبان کے خلاف اسلحہ سمیت ہر طرح کی امداد کا یقین دلایا ہے۔ تو اصل بات اسامہ بن لادن کو پناہ دینے کی نہیں بلکہ ان کی اصل دشمنی اسلام سے ہے کہ طالبان نے حقیقی معنی میں کیوں اسلامی نظام کا نفاذ کیا ہے۔؟ اور طالبان کیوں امریکہ بالادستی قبول نہیں کر رہے ؟ اگر آج بالفرض طالبان اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کر بھی دیں تو کیا امریکہ طالبان کی حکومت کو تسلیم کرلے گا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ جب تک کہ طالبان اسلامی نظام کے نفاذ سے دستبردار ہونے کا اعلان نہیں کرتے اور امریکی بالادستی کو قبول نہیں کرتے۔ **ولن ترضیٰ عنك اليهود ولا النصاری حتی تتبع ملتهم۔**

ہم امریکہ پر یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ اسامہ بن لادن صرف افغانستان ہی کا نہیں پوری امت مسلمہ کا سرمایہ افتخار ہے اور امت مسلمہ اس عظیم مجاہد کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ہمہ وقت چوکس ہے۔

عالمی دہشت گرد امریکہ کے ان مظالم اور پابندیوں کا راستہ روکنے اور اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کیلئے جمعیت علماء اسلام کے سرپرست اور دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب

نے ایک مخلصانہ اور درد مندانہ دعوت نامہ پاکستان کی تمام اسلامی جماعتوں' جہادی تنظیموں اور سیاسی پارٹیوں کے نام جاری کیا اور 10 جنوری بروز بدھ کو اکوڑہ خٹک میں انہیں جمع ہونے کی دعوت دی تاکہ سب سر جوڑ کر اپنے برادر اسلامی ملک پر ہونے والے مظالم کے خلاف لائحہ عمل تیار کر سکیں۔

الحمد للہ اس مخلصانہ دعوت کے نتیجہ میں امت مسلمہ نے ایک ایسا وحدت و یکجہتی اور اتحاد و اتفاق کا منظر دیکھا جس کے لئے عرصہ دراز سے اس کی آنکھیں پتھرا گئیں تھیں۔

ملک کی تمام مذہبی جماعتوں اور جہادی تنظیموں کی سپریم قیادت آپس کے تمام مسلکی' فروعی اور سیاسی اختلافات بالائے طاق رکھ کر ایک میز پر بیٹھ گئی تھیں اور تمام جماعتوں کے مشورے کے بعد افغان بھائیوں کی نصرت و امداد اور امریکی عزائم کے مقابلے اور پابندیوں کو غیر موثر بنانے کے لئے دفاع افغانستان کونسل کا قیام منظور ہوا۔ الحمد للہ کہ طالبان اور علم و جہاد کے اس مرکز سے چھوڑا ہوا تیر صحیح ہدف پر پہنچا۔

افغانستان اور طالبان کے ساتھ اس عظیم اجتماع کی وابستگی اور اس کی موثر قرار دادوں اور 26 جنوری کو ملک بھر کے مظاہروں نے امریکی اور اقوام متحدہ کی انتظامیہ کی نیندیں حرام کر دی ہیں۔ اس لئے امریکی وزارت خارجہ اور اقوام متحدہ کے اعلیٰ نمائندوں نے اپنی کٹھ پتلی پاکستانی حکومت سے "دفاع افغانستان کونسل" کی سرگرمیوں اور مظاہروں پر باز پرس کی ہے اور یہ دونوں شیطانی قوتیں امت مسلمہ کے اتحاد اور افغانیوں سے اظہار یکجہتی کرنے پر خوب سیخ پا ہیں۔ لیکن ہم حکمرانوں اور پاکستان کے ارباب اقتدار پر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان کوئی امریکی ریاست نہیں کہ امریکہ یہاں جو چاہے من مانیاں کرے اور ہمارے حکمران غلاموں کی طرح ان کے حکم سے سرتابی نہ کریں۔ بلکہ یہاں کے عوام امریکہ کی طرف سے ان پابندیوں کے خلاف سراپا احتجاج ہیں اور افسوس کہ ہماری فوجی حکومت جس سے ہماری بہت توقعات وابستہ تھیں کہ یہ فوجی حکمران جرأت و شجاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجاہدانہ جذبے کے ساتھ امریکی اور اقوام متحدہ کی پابندیوں کو ٹھکرا دیں گے اور اپنے مظلوم افغان بھائیوں کی ہر طرح امداد کریں گے۔ لیکن حکومت پاکستان بھی اقوام متحدہ کی پابندیوں پر کاربند ہے حکمرانوں کو سوچنا چاہیے کہ یہ دن پاکستان پر بھی آنے والے ہیں۔ جس طرح امریکہ نے ایران' سوڈان' لیبیا' عراق اور افغانستان کو شکار کیا ہے اس کے بعد واحد مسلم ایٹمی قوت پاکستان کو جکڑنے اور پابندیوں میں کسنے کا نمبر ہے اور اس کے مکمل انتظامات ہو چکے ہیں۔ ہم پاکستانی امریکہ اور اقوام متحدہ کی طرف سے افغانستان پر پابندیوں کو تسلیم نہیں کرتے اور اپنے افغان بھائیوں کو ہر قسم کی امداد حسب سابق فراہم کرتے رہیں گے۔

---